صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 8 جون 2015ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 8 جون 2015ء 20 شعبان 1436 ہجری 8 احسان 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 130

اُمُّ الْکِتاب

اے دوستو جو پڑھتے ہو ام الکتاب کو — اب دیکھو میری آنکھوں سے اس آفتاب کو
سوچو دعائے فاتحہ کو پڑھ کے بار بار — کرتی ہے یہ تمام حقیقت کو آشکار
دیکھو خدا نے تم کو بتائی دعا یہی — اس کے حبیبؐ نے بھی پڑھائی دعا یہی
پڑھتے ہو پنج وقت اسی کو نماز میں — جاتے ہو اس کی رہ سے در بے نیاز میں

(درثمین)

ارشادات عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

عربی لہجہ میں تلاوت: حضرت حذیفہ بن الیمانؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: تم قرآن کریم کو عربوں کے لب ولہجہ اور ان کی آواز میں پڑھو اور اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے اور اہل فسق (نافرمانوں) کے لہجوں اور آوازوں میں پڑھنے سے پرہیز کرو۔ میرے بعد بے شک ایک ایسی قوم آئے گی جو قرآن کو راگ، نوحہ اور رہبانیت کے لہجوں میں پڑھے گی۔ ان کا حال یہ ہوگا کہ قرآن ان کے حلقوں سے نہیں اُترے گا۔ پڑھنے والوں کے دل، اور ان لوگوں کے دل جن کو ان کے پڑھنے کا طریقہ اچھا لگے گا فتنے میں پڑے ہوں گے۔

(شعب الایمان للبیھقی التاسع عشر باب فی تعظیم القرآن فصل فی ترك التعمق فی القرآن جزء 8 صفحه 208)

لحن کے ساتھ تلاوت: حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر ایک چیز کا ایک زیور ہوتا ہے اور قرآن کریم کا زیور خوبصورت لحن (خوش آوازی) ہے۔

(معجم الاوسط باب من اسمه محمد جزء 7 صفحه 341 حدیث نمبر: 7531)

حضرت اُبی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تعلموا اللحن كما تتعلمون حفظه۔
یعنی قرآن کریم کو پڑھنے کا فن بھی سیکھو جس طرح اس کو حفظ کرتے ہو۔

(کنزالعمال جلد 1 صفحه 611 کتاب الاذکار من قسم الاقوال باب السابع فی تلاوة القرآن وفضائله الفصل الثالث فی آداب التلاوة حدیث نمبر 2808)

باشعور تلاوت: حضرت عوف بن مالک الاشجعیؓ سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات رسول اللہؐ کے ساتھ قیام کیا۔ آپ نے سورۃ بقرہ کی تلاوت کی۔ جب بھی کوئی رحمت اور بشارت کی آیت آتی تو آپ اس کے حصول کے لئے دعا کرتے اور جب کوئی عذاب کی آیت آتی تو آپ رک کر عذاب سے پناہ مانگتے۔

(ابو داؤد کتاب الصلوٰة باب مایقول الرجل فی رکوعه و سجوده)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: تلاوت کرتے وقت جب قرآن کریم کی آیت رحمت پر گزر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ سے رحمت طلب کی جاوے اور جہاں کسی قوم کے عذاب کا ذکر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ کے عذاب سے خدا تعالیٰ کے آگے پناہ کی درخواست کی جاوے اور تدبر و غور سے پڑھنا چاہئے اور اس پر عمل کیا جاوے۔ (ملفوظات جلد پنجم ص 157)

دعوت الی اللہ کیلئے زندگی وقف کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”اللہ تعالیٰ نے ایسے گروہ کا ذکر فرمایا ہے جو دین کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کرتے ہیں تاکہ نیکیوں کو قائم کریں، برائیوں سے روکیں اور (دعوت الی اللہ) میں اپنی زندگی گزاریں۔“

(خطبات مسرور جلد ہشتم صفحہ 538)

اس بابرکت نظام کا حصہ بننے کے لئے اپنے بچوں کو وقف کریں اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوائیں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

☆..........☆..........☆

دو نفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

(روزنامہ الفضل 18 جنوری 2011ء)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاء الاسلام پریس ....مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مولانا محمد صدیق امرتسری کے چند اشعار

وہ دل ہی کیا ہے کہ جس میں ترا پیار نہیں
ترے لئے جو شب و روز بے قرار نہیں

تمہی بتاؤ کہ ہم تم سے پیار کیوں نہ کریں
ہزار بار دل و جاں نثار کیوں نہ کریں

ترے حضور رہے مال و جاں مری حاضر
تری قسم! نہیں ہرگز میں بے وفاؤں میں

کامل ہے بہر طور جو انساں وہ تمہی ہو
ہیں دونوں جہاں جس سے درخشاں وہ تمہی ہو

ختم ہے تجھ پر ہی اے ختم رسل، پیغمبری
سونپ دی تجھ کو خدا نے ہر زماں کی رہبری

اس سے بڑھ کر اور کیا ہو گی فضیلت آپؐ کی
رب کعبہ ہے ثناخوان محمد مصطفیٰؐ

ساری دنیا ترے نوروں سے منور کر دیں
یہ ارادے یہی ارماں ہیں رسول عربیؐ

جلوہ افروز ہوئے نازش بزم کونین
کرۂ ارض کی قسمت کا ستارہ چمکا

صورت بھی حسیں آپ کی سیرت بھی حسیں ہے
اس دنیا میں آج آپ سا کوئی بھی نہیں ہے

خلافت کیا ہے، اک فضل عظیم رب رحماں ہے
سرا سر نور و رحمت علم و حکمت کا گلستاں ہے

مبارک وہ امام وقت کی جس نے اطاعت کی
اور ان کے زیر سایہ اپنے ایماں کی حفاظت کی

خلافت فضلِ رب العالمیں ہے
خلافت نورِ خیر المرسلیںؐ ہے

کچھ تو آتا ہے نظر شمع میں پروانوں کو
ورنہ کرتے نہ کبھی اس پہ فدا جانوں کو

میری حیات کا مقصد اگر نہ ہو پورا
جیوں ہزار برس بھی تو زندگی کیا ہے

کون تھا وہ مصلح موعود وہ پسر عظیم
جس پہ ہر لحہ رہا ظل خداوند کریم

ٹھوکریں کھا کے جو گرتا ہے وہی اٹھتا ہے
ڈوب کر بحر مشقت میں ابھرنا سیکھو

جو کچھ بھی مانگنا ہے تو اپنے خدا سے مانگ
دونوں جہاں کے مالک و فرمانروا سے مانگ

قریب ہے میری شہ رگ سے بھی مرا خالق
ہے نا سمجھ جو سمجھتا ہے وہ قریب نہیں

مسلک ہے ہمیشہ سے یہی عام ہمارا
دنیا کے لئے امن ہے پیغام ہمارا

پھول ہنستے ہوئے پاتے ہیں نمو کانٹوں میں
سیکھ لے ان سے بہم ساتھ نبھانا پیارے

بھلائی چاہتے ہیں جو ہمیشہ نوع انساں کی
انہیں پر جانے کیوں اکثر مظالم توڑے جاتے ہیں

یہ کاروانِ مسیحا تو چلتا جائے گا
بفضلِ حق قدم اس کا نہ ڈگمگائے گا

کرتا ہے اک ہی مرتبہ انساں کسی سے پیار
سینے میں اب کسی کو بسایا نہ جائے گا

وفا کی راہ میں مرنا ہے گو بڑا ہی کٹھن
اسی سے ملتی ہے انسان کو حیاتِ دوام

کسی کو اپنا بنا لو کسی کے ہو جاؤ
کسی کے دل کا سکون و قرار بن کے رہو

ایسی ہی محبت ہے ہمیں اپنے وطن سے
بلبل کو ہے جس طرح گلوں اور چمن سے

مجھے گلہ نہیں دنیا کی سرد مہری کا
کہ اس کو پیار کی راہیں دکھا رہا ہوں میں

ہمیش اپنی دعاؤں میں اثر پیدا کر
لے اُڑیں جو سوئے افلاک وہ پر پیدا کر

یہ شمع نور محمدیؐ ہے نہ بجھ سکی ہے نہ بجھ سکے گی
چلیں ہوائیں بھی آندھیاں بھی مگر مسلسل یہ جل رہی ہے

(انتخاب: پروفیسر عبدالصمد قریشی)

2

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

ملاقاتیں۔ تقریب آمین۔ نماز جنازہ۔ مشہور اخبار کو انٹرویو۔ سچائی کی آواز

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

24 مئی 2015ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال لندن کو طلب فرمایا اور بعض دفتری امور اور معاملات کے حوالہ سے ہدایات دیں۔

فیملی و انفرادی ملاقاتیں

اس کے بعد فیملیز اور انفرادی احباب کی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج صبح کے اس سیشن میں 35 فیملیز کے 137 افراد اور 48 افراد نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی فیملیز اور افراد نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی جماعتوں Eppelheim، Trier، Reutlingen، من ہائم، Hofheim، برخسال، Heusenstamm، Langen، Stuttgart، ویزبادن، Dresden، Aalen، Nidda، فلڈا، ہائیڈل برگ، Usingen، Walldorf، Gelnhausen، Karlsruhe، Mainz، Neuhof، Friedberg، Ginshein اور Hamburg سے آئی تھیں۔

بعض جماعتوں سے یہ فیملیز بڑے لمبے سفر طے کرکے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں، خصوصاً ہمبرگ شہر سے آنے والی فیملیز پانچصد کلومیٹر کا فاصلہ طے کرکے پہنچی تھیں۔

جرمنی کی جماعتوں کے علاوہ ملک Lithuania سے آنے والے احباب نے بھی ملاقات کا شرف پایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت دوران ملاقات تعلیم حاصل کرنے والے بڑے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج ملاقات کرنے والوں میں سے ایک بڑی تعداد ان فیملیز کی ہے جو دوران سال پاکستان سے یہاں پہنچی ہیں اور اپنی زندگی میں پہلی بار خلیفۃ المسیح کے دیدار سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔ اپنے ہی ملک میں، اپنے ہم وطنوں کے مظالم سے ستائے ہوئے یہ لوگ اور ان کے بچے اور بچیاں کتنے ہی خوش نصیب تھے کہ انہوں نے آج اپنے پیارے آقا کے قرب میں چند ساعتیں گزاریں، ان کے غم کافور ہوئے اور دل تسکین سے بھر گئے اور کبھی نہ ختم ہونے والی دعاؤں کے خزانے لے کر یہاں سے رخصت ہوئے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجکر پندرہ منٹ پر ختم ہوا۔

تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت کے ہال میں تشریف لے آئے۔ جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین منعقد ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل پچیس بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل خوش نصیب بچوں اور بچیوں نے آمین کی تقریب میں شامل ہونے کی سعادت پائی۔

عزیزم احمد فوزان رضا، عزیزم عدن محمود، عزیزم امنگ محمود، صباحت احمد شکیل، بلال احمد، تحسین رضا احمد، باسل احمد بٹ، ملک فاران احمد، احتشام احمد، مغفور احمد، باسل احمد باجوہ، جہانزیب تنویر، صہیب کامران جاوید، ذیشان محمود ملک، فاران محمود ملک، عزیزم ذکی احمد، جاذب احمد، شازل ناصر

عزیزہ تہمینہ احمد، عزیزہ کائنات نفیس، عزیزہ سائرہ عفت، عزیزہ غزالہ تحریم، عزیزہ مریم گل، عزیزہ حالہ قمر ظفر، عزیزہ قرۃ العین

آمین کی تقریب میں حصہ لینے والی یہ بچیاں اور بچے درج ذیل جماعتوں سے آئے تھے۔

Heilbronn، برخسال، Nurnberg، لیوبک، Eppelheim، Bremen، ہائیڈل برگ، Pforzheim، Karlsruhe، Bustehude، Hannover، Ratingen، Soest، Dortmund، Calw، Waiblingen، Renningen اور Esslingen

اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے Hannover سے آنے والے بچوں اور بچیوں نے 350 کلومیٹر اور Bremen سے آنے والے بچوں نے 430 کلومیٹر کا سفر طے کرکے شمولیت کی سعادت پائی۔

آمین کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بعض دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس پروگرام میں جرمنی کی 43 جماعتوں سے آنے والی 56 فیملیز کے 204 افراد اور 48 افراد نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

Kassel سے آنے والی فیملیز 180 کلومیٹر اور Hannover سے آنے والی فیملیز 350 کلومیٹر کا لمبا سفر طے کرکے اپنے آقا کے دیدار کے لئے پہنچی تھیں۔ ان سبھی فیملیز اور افراد نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم سعید رفیق صاحب مربی سلسلہ کی دعوت ولیمہ میں شرکت فرمائی۔ اس تقریب کا انتظام بیت السبوح کے ہی ایک ہال میں کیا گیا تھا۔ (سعید رفیق صاحب MTA انٹرنیشنل کے شعبہ لائبریری میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں اور ان کی شادی جرمنی میں ہوئی ہے)

اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت کے ہال میں تشریف لے آئے اور پونے دس بجے نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

25 مئی 2015ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور دنیا کے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی فیکسز اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

پروگرام کے مطابق صبح ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز اور انفرادی احباب کی ملاقات کا پروگرام شروع ہوا۔

فیملی ملاقاتیں

آج پروگرام کے مطابق 39 فیملیز کے 143 افراد اور چھ افراد نے انفرادی طور پر، اس طرح مجموعی طور پر 149 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا۔ ان سبھی فیملیز اور احباب نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت دوران ملاقات تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی جماعتوں Soest، Calw، Burstadt، Radolfzell، Northeim، Niederhausen، Nidda، Dusseldorf، Koblenz، Hanau، Altmann، Renningen، Osnabruck، Freinsheim، Hofhein، Wurzburg، Usingen، Dortmund، Goddelau، Erfelden، Aalen، من ہائم اور Paderborn سے آئی تھیں۔

بعض جماعتوں سے یہ فیملیز بڑے لمبے سفر طے کرکے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔ کاسل سے آنے والے 180 کلومیٹر اور Dusseldorf سے آنے والی فیملیز 230 کلومیٹر کا سفر طے کرکے پہنچی تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر دو بجے ختم ہوا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے لئے بیت کے ہال میں تشریف لائے۔

نمازوں کی ادائیگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل دو حاضر جنازے اور چھ احباب کے جنازہ غائب پڑھائے۔

حاضر جنازے

مکرم قاضی طاہر احمد صاحب (ماربرگ جرمنی) مرحوم نے بقضائے الٰہی مورخہ 20 مئی 2015ء کو

63 سال کی عمر میں وفات پائی۔ مرحوم کو جرمنی میں 13 سال بطور نیشنل سیکرٹری رشتہ ناطہ خدمت کی توفیق ملی۔ سلسلہ کے معروف عالم قاضی محمد نذیر صاحب لائکپوری مرحوم کے بھانجے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

مکرمہ عزیز بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری عبدالحق صاحب ڈارم سٹڈ جرمنی) مرحومہ نے 23 مئی 2015ء کو 77 سال کی عمر میں وفات پائی۔ مرحومہ مکرم شہباز احمد صاحب سیکرٹری صنعت و تجارت لوکل امارت ڈارم سٹڈ کی والدہ تھیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرمہ رضوانہ پروین صاحبہ (اہلیہ مکرم نعیم احمد سندھو صاحب پریم کوٹ ضلع حافظ آباد)

مرحومہ نے 9 مارچ 2015ء کو 42 سال کی عمر میں وفات پائی۔ مرحومہ کو لمبا عرصہ بطور صدر لجنہ پریم کوٹ خدمت کی توفیق ملی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

مکرمہ فتح خاتون صاحبہ (اہلیہ مکرم خدایار صاحب مرحوم آف چک 35 شمالی سرگودھا) مرحومہ نے 23 فروری 2015ء کو وفات پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہت نرم خو، ہمدرد، دعا گو، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔

مکرم جمال دین صاحب (ابن مکرم خدا بخش صاحب مرحوم کلاسوالہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ) مرحوم نے 28/اپریل 2015ء کو 88 سال کی عمر میں وفات پائی۔ مرحوم باوفا اور سلسلہ کا درد رکھنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔

مکرمہ ساجدہ پروین صاحبہ (اہلیہ مکرم بشارت احمد صاحب کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ) مرحومہ نے مورخہ 12/اپریل 2015ء کو دو سال کی علالت کے بعد 47 سال کی عمر میں وفات پائی۔ مرحومہ کو لمبا عرصہ صدر لجنہ کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور جماعتی کاموں کے لئے ہمہ وقت تیار رہتی تھیں۔

مکرم حفیظ احمد صاحب (ابن شفیع محمد صاحب ربوہ)

مرحوم نے 21 مئی 2015ء کو 66 سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ کارکن بہشتی مقبرہ ربوہ تھے اور دارالصدر ربوہ میں ٹیوب ویل آپریٹر کا کام کرتے رہے۔

مکرمہ بشیراں بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب رون ہائم جرمنی) مرحومہ نے 7 مئی 2015ء کو جرمنی میں وفات پائی۔ آپ حضرت اقدس مسیح موعود کے رفیق حضرت میاں دین محمد صاحب کی بیٹی اور مکرم غلام محمد اختر صاحب سابق ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کی بھتیجی تھیں۔ آپ کے بیٹے مکرم شاہد لطیف انجم صاحب صدر جماعت رون ہائم بطور اسسٹنٹ نیشنل سیکرٹری ضیافت خدمت انجام دے رہے ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

تقریب آمین

نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت کے ہال میں تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین منعقد ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت درج ذیل 24 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزم آذان محمود صاحب، عزیزم عظیم احمد صاحب، شایان احمد، تفرید احمد، قاہر احمد، صفوان احمد جاوید، فرید زکریا، خاقان رشید، رانا فرحان احمد، عزیزم ابتشام خان، عزیزم ظافر ندیم بھٹی، احسن افضال، ایشان احمد، عزیزم توکیل احمد

عزیزہ تعبیر ناصر ڈوگر، عزیزہ منال حبیب، عزیزہ گل نتاشہ خان جاوید، عزیزہ سطوت طاہر، عزیزہ علین احمد، عزیزہ رداء احسن، عزیزہ ادیبہ احمد، عزیزہ فریحہ شہزاد، عزیزہ شافیہ افضل، عزیزہ غزالہ شاد

تقریب آمین کے دوران ایک بچی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست کی کہ پیارے آقا میرے سر پر ہاتھ پھیر دیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کے سر پر اپنا دست مبارک رکھا اور یہ خوش نصیب بچی ان چند لمحات میں دعاؤں کے خزانے اور برکتیں لئے ہوئے یہاں سے رخصت ہوئی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اخبار Die Zeit کے لئے انٹرویو

پروگرام کے مطابق ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ جرمنی کے ایک مشہور اخبار Die Zeit کے آن لائن ایڈیشن کے صحافی طاہر چوہدری صاحب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لینے کے لئے آئے ہوئے تھے۔

طاہر چوہدری صاحب ایک احمدی نوجوان ہیں اور یونیورسٹی میں صحافت کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور اخبار Die Zeit سے وابستہ ہیں اور بہت سے سیاستدانوں، کھلاڑیوں، معاشرتی ماہرین کے انٹرویو کر چکے ہیں۔

اخبار Die Zeit ایک ہفت روزہ اخبار ہے جو 1946ء سے ہر جمعرات کو شائع ہوتا ہے۔ سابق چانسلر شمٹ اس اخبار کے ناشر اور ایک اطالوی صحافی مدیر اعلیٰ ہیں۔ یہ اوسطاً پانچ لاکھ کی تعداد میں فروخت ہوتا ہے جبکہ اس کو پڑھنے والوں کی تعداد ڈیڑھ ملین ہے اور آن لائن ایڈیشن کو انٹرنیٹ پر دیکھنے والے لوگوں کی تعداد تقریباً پانچ ملین ہے۔

صحافی جرنلسٹ طاہر احمد صاحب نے بہت سے سوالات کئے۔ چند ایک کی تفصیل یہ ہے۔

جرنلسٹ کے سوال کہ کچھ عرصہ سے دنیا Boko Haram اور ISIS کی خلافت کے بارے میں سنتی ہے مگر خلافت احمدیہ اور ان دوسری خلافتوں کے بارہ میں جو کہ جرمن سنتے ہیں کیا فرق ہے؟ کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جہاں تک خلافت کا تعلق ہے، یہ تو نئی خلافت نہیں۔ Boko Haram والے Claim کرتے ہیں کہ ہم خلیفہ، ISIS والے یہ Claim کرتے ہیں ہم اسلام کے خلیفہ ہیں۔ سعودی بادشاہ یہ کہے یا نہ کہے اس کے دل میں یہی ہے کہ میں خلیفہ ہوں۔ مراکش (Moroco) میں جو بادشاہ ہے وہ خلیفہ ہی کہلاتا ہے، اس کو خلیفہ سمجھتے ہیں۔ پھر اس سے قبل جب تک اسلام کا زوال نہیں ہوا، Downfall نہیں ہوا، اس وقت تک سلطنت عثمانیہ میں بھی ایک خلافت چل رہی تھی۔ اس وقت حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ اب کوئی خلافت نہیں، اب میں آ گیا ہوں اور چند سال بعد ہی ان کی یہ خلافت ختم ہوگئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ کسی بھی کام کے کرنے کے اصول اور ضوابط ہوتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ (دین) تو بڑی حکمت کی تعلیم دینے والا مذہب ہے اور جب حکمت کی تعلیم دیتا ہے تو پھر ایسی کوئی بات نہیں ہونی چاہئے جو حکمت کے مطابق نہ ہو۔ اب کوئی بھی حکومت قائم کرنی ہو تو یہ کبھی نہیں ہوتا کہ ایک دم آپ کھڑے ہوں اور اعلان کر دیں کہ میں بادشاہ ہوں اور سب آپ کے پیچھے ہو جائیں یا چلے جائیں۔ دنیاوی حکومتیں بھی اس طرح کی ہوتی ہیں پہلے ایک گروپ بنتا ہے، پھر آہستہ آہستہ اس کی Development ہوتی ہے، لیکن وہ تو ہوتی ہی Dictatorship ہے پھر وہ طاقت (Might is Right) کے اصول پر چلتی ہے۔ پھر دنیاوی حکومتیں لے لی بھی جاتی ہیں، بادشاہ دوسرے ملک پر حملہ کرتے ہیں اور حکومتوں پر قبضہ کرتے ہیں۔

پس (دین) حکمت کا مذہب ہے۔ (دین) نے ہر بات کی ایک دلیل دی ہے۔ (دین) نے بنیادی طور پر کہا کہ خلافت کا تعلق نبوت کے ساتھ ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پہلے نبوت ہے پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت ہے۔ اسی طریقہ پر چلنے والی خلافت ہے جو نبوت کے اصول پر چلے گی۔ نبوت کا اصول کیا تھا؟ نبوت کا اصول یہی تھا کہ انصاف کرو، عدل کرو، خدا تعالیٰ کی طرف لے کر آؤ، رحم کرو۔ اگر ظلم ہی ظلم تھا تو اللہ تعالیٰ اپنے آپ کو رحمان اور رحیم نہ کہتا۔ اگر ظلم ہی ظلم تھا تو اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کو رحمۃ للعالمین نہ کہتا، اسلام میں جہاں پہ جنگیں بھی ہوئیں تو اس کی دلیلیں قرآن کریم میں لکھی ہیں، بغیر دلیل کے کوئی جنگ نہیں ہوئی۔ قرآن کریم نے تو کہا کہ تم بلاوجہ حملہ نہ کرو اور تلواریں نہ چلانی شروع کر دو پہلے دوسرے فریق سے پوچھ لیا کرو کہ تم کیا چاہتے ہو؟ جنگ چاہتے ہو یا صلح چاہتے ہو؟ تمہارے اوپر کوئی جنگ نہیں ٹھونستا۔

فرمایا: قرآن کریم تو یہ تعلیم دیتا ہے کہ جو تمہیں سلام کر دیتا ہے اس کو بھی یہ نہ کہو کہ تم مومن نہیں ہو۔ تو خلافت عطا ہونے کے بھی کچھ اصول ہیں، تو اسی اصول کے تحت آنحضرت ﷺ نے بتایا پہلے نبوت ہے پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت ہے پھر اس کے بعد باوجود اس کے کہ حکومت ہوگی اور بادشاہ اپنے آپ کو خلیفہ کہیں گے لیکن وہ بادشاہت ہوگی۔ پھر اس سے آگے جابر بادشاہت ہوگی۔ شدت پسند بادشاہت ہوگی۔ پھر وہ زمانہ آئے گا۔ جب حضرت مسیح موعود کا ظہور ہوگا اور پھر دوبارہ آپ کے بعد خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی۔ اب یہ جو دوسرے لوگ ہیں خلافت کے دعویدار ہیں، یہ تو ملوکیت اور بادشاہت اور جابر بادشاہت کے اوپر عمل کر رہے ہیں۔ انہوں نے تو اس اصول کو تو مانا نہیں جو آنحضرت ﷺ نے ایک لمبی حدیث میں بیان فرمایا تھا۔ تو وہ اصول یہ تھا کہ ایذاء رساں بادشاہت اور جابر بادشاہت کے بعد مسیح موعود آتے اور ان کے بعد خلافت قائم ہوتی اور پھر خلافت (دین) کی تعلیم کو جاری کرتی۔

اگر تلوار چلا کر دنیا میں (دین) کو پھیلانا ہے تو وہ جو نہیں مانتا، اس کو قتل کرتے چلے گئے۔ عیسائیوں کو مار دیا۔ ایک خونی مہدی آئے گا، مسیح موعود بھی آئے گا اور تلواریں بھی چلائے گا۔ مسیح موعود سؤروں کو بھی قتل کرے گا۔ دونوں اکٹھے ہو جائیں گے پھر ساری دنیا کو تباہ کر دیں گے تو پیچھے رہ کون جائے گا۔ یہ ایک لمبی حدیث ہے مختصراً خلاصۃً بیان کر رہا ہوں۔

اصل اصول یہی ہے کہ جو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حقیقی خلافت وہ ہوگی جو میرے مہدی کے آنے کے بعد قائم ہوگی۔ ...... پس بغیر نبوت کے خلافت ہو نہیں سکتی۔ خلفائے راشدین تو چار ہوگئے۔ اب یہ بغدادی صاحب ہیں کیا یہ پانچویں خلیفہ ہیں؟ پھر پچھلے چودہ سو سال میں تو کوئی خلیفہ نہ ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پس اصول وہی جو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جابر بادشاہت کے بعد مسیح موعود نے آنا تھا اور پھر اس کے ذریعہ سے آگے خلافت قائم ہونی تھی جو نبوت کی بنیاد پر اسی طریق پہ اور انہی اصولوں پہ چلنی تھی۔ پس یہ فرق ہے کہ ہم تو (دین) کی تعلیم کے مطابق عمل کرتے ہیں اور جماعت احمدیہ میں اصول و قواعد کے ذریعہ خلافت ہے۔ یہ نہیں کہ میں کھڑا ہو گیا تو میں نے اعلان کر دیا کہ میں خلیفہ ہوں اور آپ نے میری بیعت کر لی۔ میں تو بچتا تھا خلافت نہ ہی ملے تو اچھی بات ہے۔ مجھے تو زبردستی کھینچا گیا۔ جو دنیاوی خلافت ہے وہ زبردستی کھینچی جاتی ہے اور جو حقیقی خلافت ہے وہ زبردستی دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی جاتی ہے۔ لوگوں کے دلوں میں ڈال کے دی جاتی ہے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا جماعت احمدیہ کو بطور ایک اصلاحی سلسلہ دیکھا جاتا ہے بانی جماعت احمدیہ نے کون سی اصلاحات فرمائیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سوال یہ ہے کہ یہ تو آپ کی Definition ہے کہ اصلاحی سلسلہ کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ نہ تو اللہ نے یہ کہا نہ اس کے رسول نے یہ کہا کہ صرف اصلاحی سلسلہ ہے۔...... پھر دین کے دو بنیادی کام ہوتے ہیں جیسے حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے وہ دو کام یہ ہیں کہ اول بندے کو خدا سے ملانا دوسرا انسانوں کے حقوق ادا کرنا۔ جب انسان خدا سے ملتا ہے اور خدا کی خاطر ہر کام کرنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ برائی کر ہی نہیں سکتا۔

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ غریبوں کا خیال رکھو، یتیموں کا خیال رکھو، مسافروں کا خیال رکھو، اپنے ہمسایوں کا خیال رکھو، اپنی بیویوں کا خیال رکھو، اپنے بچوں کی تربیت صحیح کرو اور اس طرح بیشمار ہدایات ہیں۔ تو یہ خیال رکھنا بھی ہے کہ اپنی اصلاح کرو اور ان کا خیال کرو اور یہ اس وقت تک نہیں کر سکتے جب تک حقیقت میں اپنے خدا کو نہیں مانو گے۔ جب انسان کسی کام کو کرتا ہے جیسے اس ملک میں بہت سارے لوگ چوری سے بچتے ہیں یا ڈرتے ہیں یا کسی علاقے میں نہیں جاتے تو اس لئے ایسا کرتے ہیں کہ انہیں پولیس سے یا قانون سے خوف ہے۔ اگر آپ یہاں انہیں کھلی اجازت دے دیں اور کوئی قانون نہ ہو کوئی لاء اینڈ آرڈر نہ ہو تو پھر یہی ہوگا کہ ہر ایک کے اخلاق بھی گر جائیں گے۔ تو جب اللہ تعالیٰ سے تعلق ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی خاطر ہی انسان سب کچھ کر رہا ہوگا اس کے حق ادا کر رہا ہوگا تو پھر اس کے حکم کے مطابق دوسروں کے حقوق بھی ادا کرے گا تو یہ اصلاحی سلسلہ اس لئے ہے کہ ہم مانتے ہیں کہ ہمارا دین ایک کامل اور مکمل دین ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے بھی ملاتا ہے اور دنیا میں لوگوں کے حقوق بھی دلواتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لاء اینڈ آرڈر پر مجھے یاد آیا کہ پچھلے دنوں میں، پاکستان سے کسی نے مجھے ایک اخبار کی کٹنگ بھیجی تھی جس میں ایک جلوس نکل رہا ہے اور انہوں نے ہاتھوں میں سیمی آٹومیٹک رائفلیں پکڑی ہوئی ہیں اور وہ پروٹسٹ کر رہے ہیں اور نیچے Caption یہ ہے کہ یہ گھوٹکی کے علاقے کے ڈاکو ہیں جو یہ Protest کر رہے ہیں کہ پولیس ہم پر ظلم کرتی ہے اور ہماری تو اتنی کمائی نہیں لیکن یہ ہم میں سے ہر ایک سے مہینہ یا دو مہینے کا ایک ایک لاکھ لے رہی ہے اور پولیس کے ایس پی صاحب بجائے اس کے کہ ان کو پکڑیں اور جیل میں ڈالیں کہ تم جو Protest کر رہے ہو کہ تم لوگوں کو لوٹتے ہو اور پھر تم اپنی صفائی نہیں پیش کر رہے کہ ہم لوٹتے نہیں بلکہ اقرار کر رہے ہیں کہ ہماری لوٹ کا مال اتنا نہیں جتنا پولیس ہم سے لے رہی ہے۔ تو تم لوٹ تو رہے ہو خواہ تھوڑا یا زیادہ، اس لئے سب کو جیل میں بند کرنے کی بجائے، ایس پی صاحب بیان دے رہے ہیں کہ یہ ڈاکو غلط بیان دے رہے ہیں۔ ہم ان سے اتنے پیسے نہیں لیتے۔ تو جب لاء اینڈ آرڈر کی یہ صورتحال ہو جائے تو پھر اصلاح کیا ہونی ہے۔

ہم جو اصلاح کی بات کرتے ہیں تو وہ یہ ہے کہ (دین) کے دو اصول ہیں خدا کی عبادت کرنا، اس کا حق ادا کرنا اور بندوں کے حقوق ادا کرنا، جب بندوں کے حقوق ادا ہوں گے تو وہی اصلاحی چیز بن جائے گی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں پہلے بھی بتا چکا ہوں بلکہ یہیں ایک دفعہ کسی جگہ سے پروفیسر صاحب آئے تھے ان کو بھی بتایا تھا کہ ایک مرتبہ ماؤزے تنگ کے زمانے میں پاکستان کے منسٹرز کا وفد چین کے دورے پر گیا اور اس نے پوچھا کہ آپ نے بہت ڈویلپمنٹ کر لی ہے، آپ نے اتنا ریفارم کس طرح کر لیا ہے تو اس نے کہا کہ تم مجھ سے کیوں پوچھتے ہو جاؤ اور اپنے رسول کی کتاب پڑھو اس میں کھول کر ساری باتیں لکھی ہیں۔ تم ان پر عمل کر لو تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔ تو قرآن کریم اصلاحی کتاب ہے۔ مذہب کے ساتھ اصلاح بھی کرتی ہے۔

پس اصل بات یہ ہے کہ جب ہم حقیقی (مومن) بن جائیں گے تو ہماری اصلاح بھی ہو جائے گی اور دوسروں کی اصلاح کرنے کے قابل بھی ہو جائیں گے۔ دو دن قبل آخن میں آپ کے کئی ممبر آف پارلیمنٹ اور دیگر احباب نے کئی باتیں کیں تو میں نے انہی باتوں کو قرآن کے حوالے سے بتلا دیا تو اس پر کمنٹس جو مجھے ملے کہ یہ تعلیم ایسی اعلیٰ ہے کہ ہر ایک کو اسے اپنانا چاہئے۔ پس یہی اصلاح ہے جو ہم نے کرنی ہے اور یہی اصلاح ہے جو (دین) کرتا ہے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ غلبہ جس کی پیشگوئی ہے یہ (دعوت) کے ذریعہ سے ہوگا یا آپ کہتے ہیں کہ کسی Catastrophical Event (قدرتی تباہی یا جنگ) کے ذریعہ سے ہوگا۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سوال یہ ہے کہ (دعوت الی اللہ) تو ہمارا کام ہے۔ یہی آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ تبلیغ کا حکم تجھ پر نازل کیا گیا ہے۔ پس (دعوت الی اللہ) تو کرنی ہے لیکن اگر (دعوت الی اللہ) کے بعد دوسرے ظلم پر کھڑے ہو جاتے ہیں تو پھر نشانات بھی نازل ہوتے ہیں......

پس اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا وقت رکھا ہوا ہے۔ (دعوت الی اللہ) ہمارا کام ہے دعا ہمارا کام ہے اور اسی سے یہ غلبہ ہونا ہے اور اگر اس سے یہ نہیں مانیں گے تو بعض جگہوں پر پھر عذاب بھی آتے ہیں اور عذاب انہیں توجہ دلاتے ہیں۔ اس لئے میں جامعہ کے لڑکوں کو یہی کہا کرتا ہوں کہ ہمارا کام ہے (دعوت الی اللہ) کرنا اور لوگوں کو بتانا ہے کہ یہ حقیقی راستہ ہے۔ اگر اس طرف نہیں آؤ گے تو اللہ تعالیٰ کا عذاب بھی آسکتا ہے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ اوباما نے State of the Union میں ایک تقریر کے دوران کہا کہ No challenge is a greater threat than to our future generations than climate changes۔ آپ کا اس بارہ میں کیا نظریہ ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس کے بعد ایک Politician نے اور ایک سینیٹر نے ایک اور بیان بھی دے دیا تھا کہ یہ بات درست نہیں ہے۔ کلائمیٹ چینج کو لے کر بیٹھے ہوئے ہو۔ اس وقت اس سے بڑی تھریٹ تمہارا وہ ظلم ہے جو تم لوگ ایک دوسرے کے خلاف کر رہے ہو۔ کلائمیٹ چینج کے بارہ میں تو جو سائنٹسٹ ہیں اور موسم کے ماہرین ہیں وہ تو یہ کہتے ہیں کہ کچھ سالوں کے بعد کئی Decades کے بعد ایک چینج آتا ہے۔ North Pole اور اس طرح کے ایریا وغیرہ میں جو برف جمی ہوئی ہے۔ پہلے بھی ایسا ہوا تھا کہ وہ پگھل گئی تھی۔ پھر دوبارہ جمنی شروع ہوئی۔ سوال یہ ہے کہ ایک کلائمیٹ چینج تو ہے لیکن اس کے پیچھے دیکھیں کہ امریکہ کا کیا مقصد ہے۔ ان لوگوں کا جو ہر بیان ہوتا ہے اس کو صرف اسی حد تک محدود نہ رکھا کریں سوچ کر دیکھا کریں۔ ایک دلیل یہ دی جاتی ہے کہ آپ کی جو کاربن ایمیشن وغیرہ ہے اس کی وجہ سے بہت ساری تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ موسم میں گرمی پیدا ہو رہی ہے جس کی وجہ سے Ozone Layer میں فاصلہ پیدا ہو گیا ہے یا پھٹ گئی۔ یہ لمبی کہانی سنائی جاتی ہے۔ اس لئے ہمیں اپنی اس چیز پہ کام کرنا چاہئے اور امریکہ آج اعلان کرتا ہے کہ ہم کم کر دیں گے۔ چائنا کہتا ہے میں تمہاری ہوشیاری سمجھتا ہوں۔ تم نے ترقی کی تھی میرے سے سو سال پہلے اور یہ سب چیزیں تم نے ہوا میں چھوڑیں۔ اب میں جب تک سو سال تک اس مقام پہ نہیں پہنچتا اور اتنی ترقی نہیں کر لیتا کہ تمہارے مقابلہ میں آکر تمہیں نیچے نہیں گرا لیتا، میں اس پر مانوں گا نہیں۔ ابھی جو قصور ہوگا تمہارا ہوگا اور پھر سو سال کے بعد میرا ہوگا۔ اصل بات یہ ہے کہ جو دنیا Develop ہو رہی ہے وہ Develop نہ ہو اور آپ ان کے نیچے لگے رہیں۔ جو ملک Develop ہو چکے ہیں وہ کہتے ہیں ہمارے نیچے لگے رہیں۔ امریکہ کہتا ہے کہ اگر چائنا اور انڈیا اوپر آگئے تو ہماری Economy ختم ہو جائے گی۔ اس لئے کلائمیٹ چینج کا شور مچا دیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا کلائمیٹ میں یہ جو تبدیلی آرہی ہے اس کی وجہ یہ دوسرے ممالک بنے ہیں۔ پہلے اپنے علاقوں کو تو سنبھالو۔ وہاں تو تم کام نہیں کر رہے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ نے یہ کہا کہ سب سے بڑا خطرہ جو آپ کو نظر آرہا ہے وہ تیسری جنگ عظیم ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سب سے بڑا خطرہ جو میں دیکھتا ہوں (میں دنیاوی لیڈر تو نہیں ہوں) وہ اللہ تعالیٰ سے دوری ہے اور پھر اس کی اللہ تعالیٰ سزا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نبیوں کو نہ ماننے پر سزا نہیں دیتا۔ اللہ تعالیٰ ظلموں کے بڑھنے پر سزا دیتا ہے۔ دنیا میں ظلم بڑھ رہے ہیں۔ مسلمانوں کی گردنیں کاٹ رہے ہیں۔ آپ نے ابھی خود ہی بتایا۔ جو ترقی یافتہ ملک ہیں کم ترقی یافتہ ملک کو Develop نہیں ہونے دینا چاہتے۔ جو قومیں Develop ہو رہی ہیں ان کے لئے کوئی نہ کوئی ایسی Restriction لگانے کا سوال اٹھاتے رہتے ہیں۔ یہ کلائمیٹ چینج والا سوال ہو گیا۔ اس کے اوپر میٹنگیں ہوتی رہتی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کلائمیٹ چینج کا معاملہ تو پچھلے دو Decades سے چل رہا ہے لیکن یہ شور نہیں مچ رہا کہ کتنے لوگ مرے؟ ان کے بموں اور جنگوں سے کتنے لوگ مرے؟

بلکہ لوگ تو اب یہ بھی کہتے ہیں (پتا نہیں کہاں سے یہ خبر ہے صحیح ہے یا غلط ہے) کہ جو مختلف بیماریاں پھیلتی ہیں ان کا وائرس بھی خود ہی ایک دفعہ چھوڑتے ہیں اور پھر اس کے علاج کی دوائی سے اپنی انڈسٹری کو Develop کرتے ہیں۔ کبھی Mad Cow کا سوال اٹھ جاتا ہے کبھی برڈ فلو کا سوال اٹھ جاتا ہے۔ پھر افریقہ میں جو ایبولا پھیلی تھی اس کا سوال اٹھ جاتا ہے۔ تو بہرحال انسان جب اپنی حدوں سے باہر نکلتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کا قانون قدرت بھی تو وہاں کام کرتا ہے۔ اب دیکھیں پہلے آبادی کی نسبت سے، جنگلات زیادہ تھے۔ اس کا سوال اٹھایا جاتا ہے۔ جہاں ظلم ہونے شروع ہو جائیں اور بلاوجہ اللہ تعالیٰ کے بیلنس کو بھی خراب کیا جائے تو پھر اس کے جو نیچرل رزلٹ ہیں وہ بھی تو ظاہر ہونے ہیں۔ پاکستان میں ٹھیک ہے آبادی بڑھ رہی ہے لیکن پاکستان میں جو North کا علاقہ بلکہ راولپنڈی سے اوپر چلے جائیں تو سارا علاقہ ایک زمانہ میں بڑا گرین ایریا تھا اور بڑا گھنا Forest تھا۔ اسی طرح سوات کے علاقہ میں، کشمیر کے علاقہ میں آگے نیلم ویلی وغیرہ کے علاقہ میں اور بعض ایسی جگہوں پہ جہاں Forest تھے اچھے گھنے علاقے ہوتے تھے۔ اس کو لوگوں اور سیاستدانوں نے کاٹ کاٹ کے اور اپنے جنگل بیچ بیچ کے فائدہ اٹھالیا ہے اور نئی پلانٹیشن نہیں کی۔ تو جب تک یہ پلانٹیشن نہیں ہوتی اس وقت تک جو نقصان ہوا ہے وہ تو پورا نہیں ہو سکتا۔

جرنلسٹ نے سوال کیا، آپ نے World Leaders کو بھی خطوط لکھے اور آپ نے لیکچرز بھی دیئے اور کتاب بھی شائع کی اور جب آپ دیکھتے ہیں کہ دنیا امن کی طرف نہیں جا رہی ہے تو آپ کبھی مایوس بھی ہو جاتے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک شعر حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے کہا

جو بڑا اچھا ہے۔

مایوس و غمزدہ کوئی اس کے سوا نہیں
قبضے میں جس کے قبضہ سیف خدا نہیں

جس کو اللہ تعالیٰ پہ یقین ہو وہ مایوس نہیں ہوا کرتا۔ آئرلینڈ میں مجھے کسی اخبار کے جرنلسٹ نے یہی سوال کیا تھا۔ میں نے کہا ہم Give Up کرنے والے نہیں ہیں۔ ہم تو لگے رہیں گے اور کوشش کرتے چلے جائیں گے اور ایک دن آئے گا جب دنیا Realize کرے گی اور ٹھیک ہو جائے گی۔ یہی ابھرتی ہوئی قوموں کا طریقہ ہے اور اسی طرح ہوتا ہے۔ مایوس ہوگئے تو بیٹھ گئے اور ختم ہوگئے۔ میں مایوس ہوگیا تو آپ لوگ بالکل ہی مایوس ہو جائیں گے۔ باقی رہ گئی خطوط کی بات۔ Obama صاحب کا جو ڈیپارٹمنٹ ہے اس کا ایک Political Adviser مجھ سے خود ملا اس نے کہا میں اس سے بات کروں گا مجھے حیرانی ہے کہ ابھی تک جواب نہیں ملا۔ کچھ عرصہ بعد اس کا جواب آیا کہ مشکل لگ رہا ہے۔ اس کے بعد پھر جواب آیا کہ ہمارے جو سرکردہ افراد تھے وہ سر جوڑ کے بیٹھے ہیں اور کہا ہے کہ اس خط کا جواب دینا بہت مشکل ہے، اس لئے جواب نہ دینا۔

کینیڈا کے پرائم منسٹر نے پہلے چھوٹا سا جواب مجھے دیا۔ اس کا ایک نائب تھا اتفاق سے مجھے ملا۔ اس سے بات ہوئی تو کچھ دن بعد پھر ذرا سا بہتر جواب آ گیا کہ ہم یہ کر رہے ہیں۔ صرف ڈیوڈ کیمرون نے مجھے ایک جواب صحیح دیا تھا کہ آپ نے مجھے لکھا ہے اور ہم اٹامک پاور کو کم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور ہم سارے جو G8 کے ملک ہیں اب G7 رہ گئے ہیں وہ کوشش کر رہے ہیں کہ اس کو کم کریں۔ رشیا کو باہر نکال دیا اور 2020ء تک ہم کو امید ہے کہ ہم اپنی نیوکلیئر پاور کم کرتے ہوئے تیسرے حصہ تک لے جائیں گے اور اسی طرح باقی دنیا بھی کم کرے گی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لیکن اس بیان کے باوجود بعض ممالک نیوکلیئر پاور میں آگے بڑھ رہے ہیں۔ اسرائیل کے پرائم منسٹر کو بھی میں نے لکھا تھا لیکن کیا اثر ہوا؟ اس نے دو دن پہلے Threat کیا اور کہا ہے کہ امریکہ نے جاپان پہ جو ایٹم بم گرایا ہے اس کو جسٹیفائی اس نے اس طرح کیا کہ اگر ہم اس طرح نہ کرتے جس سے جو لاکھوں لوگ مرے ہیں تو جنگ اس سے زیادہ لمبی ہوتی اور زیادہ لوگ مرتے۔ اس لئے اگر ہم بھی جنگ سے روکنے کے لئے ایران پہ ایٹم بم مارتے ہیں تو اس کی بھی Justification ہمارے پاس ہے۔ ساتھ یہ کہہ دیا کہ ہم ماریں گے نہیں لیکن سوال یہ ہے کہ اس نے یہ سوال تو اٹھا دیا۔ اب Incite کیا ہے ایران کو۔ اب اگر ایران کے پاس نیوکلیئر پاور بننے کا Potential ہے تو کیا وہ اس Threat کے بعد رکے گا؟ وہ تو کرے گا پھر اس کے بعد امریکہ کہے گا یہ بات تو یہ ساری بڑی طاقتیں ایران کے خلاف اکٹھی ہو جائیں گی۔ میں ایک پاگل کی مثال دیا کرتا ہوں۔ ایک پاگل ربوہ میں ہوتا تھا جو لوگوں کے خلاف بولتا تھا اور یہ بات کرتا تھا کہ یہ لوگ جو بڑے طاقتور لوگ ہیں یہ مجھے گراتے ہیں اور مارتے ہیں۔ مار مار کے مجھے زمین پر گرا دیتے ہیں اور میرا گلا دباتے ہیں۔ جب میری آنکھیں باہر نکلتی ہیں اور سانس رکتا ہے تو کہتے ہیں خبیث آنکھیں نکالتا ہے اسے اور مارو۔ یہ تو ان کا حال ہے۔ یہ پہلے مارتے ہیں پھر کہتے ہیں یہ آنکھیں نکالتا ہے اور مارو۔ یہ جو ساری پالیسیاں ہیں یہ دجالی پالیسیاں ہیں۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ دنیا میں اس وقت دو بلاکس بنے ہوئے ہیں۔ اگر آپ کو ان کے لیڈر یعنی Obama اور Putin سے آپ کو ملنے کا موقع ملے تو آپ ان کو کیا کہیں گے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ موقع پیدا کر دیں پھر میں بتا دوں گا کہ میں کیا کہوں گا۔

جرنلسٹ نے کہا اب آخری ایک سوال یہ ہے کہ جرمنی کے لئے آپ کا کیا پیغام ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جرمنی کے لئے میرا پیغام یہ ہے کہ جرمنی نے حوصلہ سے یورپی یونین کو سنبھالا ہوا ہے اس کو سنبھالے رکھیں تو بچتے رہیں گے۔ گو ہمارے پرائم منسٹر صاحب اس کے بڑے خلاف جا رہے ہیں۔ یہاں زیادہ بوجھ بھی جرمنی کے اوپر پڑ رہا ہے۔ لیکن اس کے باوجود میں سمجھتا ہوں کہ یورپ کی اس Strength کو قائم رکھنا ضروری ہے۔ اب جرمنی کے بحیثیت علیحدہ ملک ہونے کا سوال نہیں رہا، بلکہ یورپ کا Continent بھی ایک ملک بن چکا ہے اور مقابلہ امریکہ سے ہے۔ Economically بھی آپ نیچے جا رہے ہیں۔ ڈالر Strong ہو رہا ہے اور یورو نیچے جا رہا ہے اور سب سے بڑا ہتھیار اس وقت Economic Crisis کا ہوتا ہے۔ آپ لوگ یہی دعویٰ کرتے ہیں کہ ہماری Industry بڑی ہے۔ ہماری مارکیٹ چین میں بھی چلی گئی اور انڈیا میں بھی چلی گئی اور ایشیا اور دوسری جگہ بھی چلی گئی اور افریقہ بھی جا رہی ہے لیکن ایک حد تک یہ ہوتا ہے اور اب سوال یہ بھی ہے کہ اگلوں کی Purchasing پاور کس حد تک ہے۔ ان ممالک کا جہاں آپ کی انڈسٹری جا رہی ہے۔ سیچوریشن پوائنٹ کہاں تک ہے۔

ایک زمانہ تھا کہ سعودی عرب وغیرہ یا جو تیل پیدا کرنے والے ملک تھے، لوگ کہا کرتے تھے کہ بڑی لمبی گاڑیاں رکھتے ہیں اور کام کرنے کے لئے، یا سودا لینے کے سپر مارکیٹ جاتے ہیں یا بینک میں کام کرنے جا رہے ہیں تو آدھا آدھا گھنٹہ بھی پارکنگ میں کار آن رکھتے تھے اور گرم موسم میں ایئر کنڈیشننگ کو آن رکھتے تھے تاکہ کار کہیں گرم نہ ہو جائے۔ اب یہ حال ہوگیا ہے کہ چھوٹی گاڑیاں رکھتے ہیں اور ٹائر بھی اتنی جلدی نہیں بدلتے جتنا پہلے بدلا کرتے تھے اور گاڑیاں فوراً Switch Off کر دیتے ہیں۔ بلکہ اب ان کاروں میں Automatic سسٹم آ گیا ہے جہاں آپ نے ٹریفک لائٹ کے لئے بریک لگائی وہیں کار آف ہو جائے۔ تو یہ Economic Crisis سب سے بڑے ہتھیار ہوتے ہیں۔ اس لئے جرمنی کو اپنی Economy پہ زیادہ توجہ دے کر اس کو مضبوط کرنا چاہئے اور جرمنی کی Economy کے ساتھ یورپ کی Economy وابستہ ہے۔

جرنلسٹ نے کہا اور جرمن قوم کے لئے کیا پیغام ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جرمن قوم کے لئے یہی پیغام ہے کہ ایک برداشت کا حوصلہ زبردستی پیدا کر دیا ہے بہرحال ان میں جو برداشت ہے اور جو بڑا پن ہے تو جتنی قومیں یہاں آ کر آباد ہو رہی ہیں یا ہو چکی ہیں اور جرمن قوم کا حصہ بن چکی ہیں ان کو اپنی قوم کا حصہ بنائیں۔ جرمن قوم بھی تو ایک قوم نہیں ہے۔ پچھلی دو سو، چار سو سال کی History میں جائیں تو ان میں بھی مختلف قومیں شامل ہوئی ہیں۔ اس لئے بڑا پن دکھانا چاہئے اور باہر سے آنے والوں کو اپنے میں مدغم کرنا چاہئے اور جو باہر سے آنے والے ہیں، کئی لاکھ ترک یا ایشین آباد ہیں ان کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ یہ سمجھیں کہ ہم اس ملک کا حصہ ہیں اور اپنے اس ملک کے ساتھ وفا سے رہنا چاہئے اور جو باہر سے آنے والے اس ملک کے وفادار ہیں جرمن لوگوں کو ان کا Regard کرنا چاہئے۔

انٹرویو کا یہ پروگرام چھ بجکر تئیس منٹ پر ختم ہوا۔

فیملی ملاقاتیں

بعدازاں پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 44 فیملیز کے 187 افراد نے اور اس کے علاوہ 50 احباب نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اس طرح مجموعی طور پر 237 افراد نے شرف ملاقات پایا۔ آج ملاقات کرنے والی یہ فیملیز اور احباب جرمنی کی 60 جماعتوں سے آئے تھے۔ بعض احباب اور خاندان بڑے لمبے سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لئے پہنچے تھے۔

Hannover سے آنے والے احباب 350 کلومیٹر اور میونخ (Munchen) سے آنے والے 395 کلومیٹر اور برلن (Berlin) سے آنے والے 550 کلومیٹر کا لمبا سفر طے کر کے ملاقات کے لئے پہنچے تھے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم عبدالخبیر رضوان صاحب مربی سلسلہ (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن) کی تقریب ولیمہ میں شرکت فرمائی۔ اس تقریب کا انتظام بیت السبوح کے ایک ہال میں کیا گیا تھا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مکرم ندیم احمد فرخ صاحب معلم سلسلہ

مکرم ڈاکٹر خالد یوسف صاحب کی یاد میں

مکرم ڈاکٹر خالد یوسف صاحب نے لیاقت میڈیکل کالج جام شورو حیدرآباد سے MBBS کیا اور چند سالوں سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں شعبہ ENT میں خدمت خلق کی توفیق پا رہے تھے۔ خاکسار کی تین چار بار مکرم ڈاکٹر صاحب سے ملاقات ہوئی ماہ جنوری 2014ء میں جب پانچ معلمین سلسلہ جو کہ گلگت بلتستان میں بطور ہومیوپیتھی ڈاکٹرز خدمت دین کی توفیق پا رہے ہیں ریفریشر کورس کے لئے ربوہ آئے تو مختلف ڈاکٹر صاحبان سے اکتساب علم کی توفیق ملی۔ جب ہم نے اس سلسلہ میں ڈاکٹر خالد یوسف صاحب سے رابطہ کیا تو آپ نے اپنی مصروفیت میں سے ہمیں وقت دیا۔ میں نے دیکھا کہ مکرم ڈاکٹر صاحب نہایت منکسر المزاج اور نرم دل تھے۔ جب ہم سے مخاطب ہوتے تو نہایت عزت سے بلاتے اور ہم نے دیکھا کہ مریضوں کے ساتھ بھی نہایت محبت بھرے انداز میں مخاطب ہوتے اور دوران لیکچر ہمیں پریکٹیکل بھی کروایا اور خود اپنے ہاتھ سے ہماری ڈائری پر بیماریوں کے بارے میں معلومات درج کرتے تھے۔ ہمیں جب کسی بات کی سمجھ نہ آتی تو آپ نہایت آسان انداز میں اس بات کو سمجھاتے تھے اور جب ہمارا لیکچر ختم ہوا تو آپ نے ایک نہایت اہم کتاب اپنی طرف سے ہمیں مطالعہ کے لئے دی اور اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ اگر آپ لوگوں کے آنے کی اطلاع مجھے چند دن قبل ہو جاتی تو میں آپ کو مزید وقت بھی دیتا اور ان بیماریوں کے حوالہ سے لٹریچر بھی مہیا کرنے کی کوشش کرتا اور آپ نے ہمیں اپنا موبائل نمبر بھی دیا کہ اگر آپ کو کوئی مسئلہ ہو تو آپ مجھ سے جب چاہیں رابطہ کر سکتے ہیں۔

خاکسار لیکچرز کے دو تین دن بعد جب ڈاکٹر صاحب سے ملنے گیا تو آپ نے پوچھا کہ آجکل کس ڈاکٹر سے لیکچرز ہو رہے ہیں اور نہایت دھیمے مزاج میں آپ بات کرتے تھے اور کہنے لگے جب آپ لوگ فروری میں واپس جائیں تو مجھ سے آپ لوگ ضرور مل کر جایئے گا اور بعد میں بھی مجھ سے آپ لوگ بذریعہ فون رابطہ رکھئے گا ہم سب اکٹھے نشست کریں گے اور آپ کو میں تفصیل سے گائیڈ کروں گا اور لٹریچر بھی مہیا کروں گا۔

خدا تعالیٰ مکرم ڈاکٹر خالد یوسف صاحب کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کے بیوی بچوں کا خود حامی و ناصر ہو۔ آمین

☆..........☆..........☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

❁ مکرم محمد رضاء اللہ چانڈیو صاحب مربی ضلع خیر پور میرس تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے انیس احمد ولد مکرم محمد اشرف صاحب آف گوٹھ علی محمد جٹ ضلع خیر پور میرس نے بعمر 11 سال قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ عزیزم نے قرآن پاک محترم محمد عرفان طاہر صاحب معلم وقف جدید گوٹھ علی محمد جٹ سے پڑھا۔ 13 مئی 2015ء کو اس کی تقریب آمین ہوئی جس میں خاکسار نے عزیزم سے قرآن پاک سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ عزیزم کو قرآن پاک کا ترجمہ پڑھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی بھرپور توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تکمیل ناظرہ قرآن

❁ مکرم عبدالباسط بھٹی صاحب معلم وقف جدید F7/3 اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

حلقہ G 8/2 قیادت شمالی اسلام آباد میں باسمہ عثمان بنت مکرم عثمان احمد جاوید صاحب نے سات سال اور دو ماہ کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

❁ مکرم شہباز احمد صاحب کارکن دفتر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم عطاء العلیم صاحب اور بہو مکرمہ ندرت علیم صاحبہ لندن کو 24 مئی 2015ء کو بیٹی کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت دانش علیم نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم بشیر احمد صاحب مرحوم دارالعلوم غربی کا نواسہ اور مکرم میاں محمد دین صاحب اونچا مانگٹ ضلع حافظ آباد رفیق حضرت مسیح موعودؑ کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والا، نیک، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

جلسہ ہائے یوم خلافت ضلع خیر پور

❁ مکرم محمد رضاء اللہ چانڈیو صاحب مربی ضلع خیر پور تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ضلع خیر پور کی مندرجہ ذیل جماعتوں کو 27 مئی یوم خلافت کے حوالے سے جلسہ ہائے یوم خلافت منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد مربیان، معلمین اور دوسرے احباب جماعت نے خلافت کی اہمیت برکات اور اس کے استحکام کے سلسلہ میں احمدیوں کی ذمہ داریوں کے عنوانات پر تقاریر کیں۔

خیر پور میں 8 مئی کو جلسہ ہوا، خاکسار اور مکرم بشارت احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نے تقاریر کیں۔ حاضری 17 تھی۔ مورخہ 10 مئی کو کرونڈی میں جلسہ ہوا۔ خاکسار، مکرم مرزا وسیم احمد صاحب نائب صدر کرونڈی اور مکرم محمد احمد مغل صاحب قائد خدام الاحمدیہ کرونڈی کے علاوہ دو اطفال نے بھی تقاریر کیں۔ حاضری 31 تھی۔ مورخہ 13 مئی کو گوٹھ علی محمد جٹ میں جلسہ ہوا۔ خاکسار اور مکرم محمد عرفان طاہر صاحب معلم سلسلہ نے تقاریر کیں۔ حاضری 37 تھی۔ مورخہ 18 مئی کو گوٹھ مبارک میں جلسہ ہوا۔ خاکسار اور مکرم طاہر احمد وجاہت صاحب معلم سلسلہ نے تقاریر کیں۔ حاضری 31 تھی۔ مورخہ 19 مئی کو گوٹھ عطاء اللہ میں جلسہ ہوا۔ خاکسار اور مکرم عمران علی صاحب صدر جماعت نے تقاریر کیں۔ حاضری 31 تھی۔ مورخہ 19 مئی کو جمال پور میں جلسہ ہوا۔ خاکسار اور مکرم طاہر احمد وجاہت صاحب معلم سلسلہ نے تقاریر کیں۔ حاضری 27 تھی۔ 21 مئی کو گوٹھ غلام محمد چیمہ میں جلسہ ہوا۔ خاکسار نے تقریر کی۔ حاضری 14 تھی۔ مورخہ 22 مئی کو گوٹھ فتح دین باجوہ میں جلسہ ہوا۔ خاکسار اور مکرم محمد مسلم صاحب معلم سلسلہ نے تقاریر کیں۔ حاضری 16 تھی۔ مورخہ 27 مئی کو گوٹھ غلام جعفر انڑ میں جلسہ ہوا۔ خاکسار نے تقریر کی۔ حاضری 27 تھی۔ اللہ تعالیٰ ان جلسوں کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

پتہ درکار ہے

❁ مکرمہ انیلا رابعہ صاحبہ زوجہ مکرم نور الاسلام صاحب وصیت نمبر 75818 نے مورخہ 8 دسمبر 2007ء کو احمد نگر ضلع چنیوٹ سے وصیت کی تھی۔ موصیہ صاحبہ کا سال 12-2011ء سے دفتر ہذا سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ یا فون نمبر کا علم ہو تو دفتر ہذا کو جلد از جلد مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

جلسہ یوم خلافت

(جماعت احمدیہ کنری ضلع عمر کوٹ)

❁ مکرم عبدالسمیع صاحب صدر جماعت کنری ضلع عمرکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 27 مئی 2015ء کو جماعت احمدیہ کنری ضلع عمرکوٹ کو بیت الحمد کنری میں بعد نماز مغرب جلسہ یوم خلافت منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ تلاوت مع ترجمہ اور نظم کے بعد مکرم منور احمد بھٹی صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ کنری، مکرم عبدالمجید زاہد صاحب ناظم اعلیٰ انصار اللہ ضلع عمرکوٹ اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ خاکسار نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد مٹھائی تقسیم کی گئی۔ کل حاضری 211 تھی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہم سب کو خلیفہ وقت کی کامل اطاعت کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

درخواست دعا

❁ مکرمہ شوکت اسد صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسد محمود صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے تایا سسر مکرم ماسٹر لطیف اسلم صاحب تقریباً ایک ماہ سے شدید بیمار ہیں۔ شوگر، بلڈ پریشر، فالج اور گردوں میں انفیکشن کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں داخل رہے ہیں۔ اب گھر ہیں مگر حالت کافی سیریس ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے ان کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

❁ مکرم خالد محمود صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے لاہور کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت وارا کین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

☆☆ .... ☆ .... ☆☆

میمتھ (Mammoth)

لمبے بالوں والی یہ ہاتھیوں کی ایک نسل تھی جو برف کے دور میں اس دنیا میں موجود تھی لیکن اب یہ ختم ہو چکی ہے۔ لمبے بالوں کے علاوہ ان کی کھال کے نیچے چربی کی ایک موٹی تہہ ہوتی تھی جو انہیں سردی سے محفوظ رکھتی تھی۔ زمانہ قدیم سے پہلے کے انسان غذا کے لئے ان کا شکار کرتے تھے اور غاروں کی دیواروں پر ان کی تصویریں بنایا کرتے تھے۔ ان کے صحیح سلامت ڈھانچے برف کے نیچے سے ملے ہیں۔ یورپ کے کئی ملکوں کے عجائب گھروں میں ان کے مکمل خشک جسم رکھے گئے ہیں۔

عہدیداران خلیفہ وقت کے خطبات کے نوٹس لیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 16/اگست 2013ء میں فرماتے ہیں۔

خلیفۂ وقت کے خطبات کا سننا بھی بہت ضروری ہے۔ یا دوسری باتیں جو مختلف وقتوں میں کی جاتی ہیں اُن پر غور کرنا اور نوٹ کرنا بڑا ضروری ہے۔ عہدیدار جہاں احباب جماعت کو یہ توجہ دلائیں وہاں عہدیداران خود بھی اس طرف توجہ دیں۔ امیر جماعت کا خاص طور پر یہ کام ہے کہ خطبات میں اگر کوئی ہدایت دی گئی ہے اور اگر کوئی تربیت کا پہلو ہے تو فوراً اُسے نوٹ کریں اور صدران جماعت کو سرکلر کریں۔ اور پھر باقاعدگی سے اس کی نگرانی ہو کہ کس حد تک اُس پر عمل ہو رہا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ بعض اور جماعتیں بھی یہ کرتی ہوں لیکن رپورٹ کا جہاں تک تعلق ہے ابھی تک صرف امریکہ کی جماعت کے امیر ہیں جو باقاعدگی سے یہ نوٹ کرتے ہیں اور پھر سرکلر بھی کرتے ہیں۔.....اس کے علاوہ مرکز سے یا میری طرف سے مختلف ہدایات جو جاتی ہیں وہ بھی آپ کا کام ہے کہ فوری طور پر جماعتوں کو پہنچائی جائیں اور پھر اس کا follow up بھی کیا جائے۔ feed back بھی لی جائے۔

اسی طرح نیشنل امیر جماعت ریجنل امیر بنا کر صرف اس بات پر نہ بیٹھ جائیں کہ ریجنل امیر کام کر رہے ہیں اور تمام کام کا انحصار انہی پر ہو، یہ نہیں ہونا چاہئے، صحیح طریق نہیں ہے۔ اس سے جو بات اب تک میری نظر میں آئی ہے یہ ہے کہ ملکی مرکز اور جماعتوں میں دُوری پیدا ہو رہی ہے، بلکہ یہ احساس پیدا ہو رہا ہے کہ ہم مرکز تک یعنی ملکی مرکز تک براہ راست نہیں پہنچ سکتے۔ یہ احساس بھی ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے یہاں بھی اور دوسری جگہ بھی امیر جماعت اس بات کی پابندی کریں کہ سال میں کم از کم دو مرتبہ صدران کے ساتھ میٹنگ ہو اور کام اور ترقی کی رفتار کا جائزہ لیا جائے اور جو صدران باوجود توجہ دلانے کے کام نہیں کرتے ان کی رپورٹ مجھے بھجوائیں۔

اسی طرح سیکرٹریان مال، سیکرٹریان تربیت، سیکرٹریان (دعوت الی اللہ) بھی ہیں۔ اگر وہ نہیں تو سال میں کم از کم ایک میٹنگ ان کے ساتھ ضروری ہونی چاہئے اور ان کے کاموں کا جائزہ لیں۔ اگر یہ سیکرٹریان فعال ہو جائیں تو باقی شعبوں کے سیکرٹریان ہیں، یا باقی شعبوں کے جو بہت سارے مسائل ہیں وہ بھی خود بخود حل ہو جائیں گے۔

(روزنامہ الفضل 24 ستمبر 2013ء)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

10 جون 2015ء

12:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 جون 2015ء (عربی ترجمہ)
1:30 am	آؤ اردو سیکھیں
1:45 am	Press Point
2:45 am	حضور انور کا جلسہ سالانہ جرمنی سے خطاب
3:50 am	سوال و جواب
5:10 am	عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	یسرنا القرآن
6:15 am	گلشن وقف نو (خدام الاحمدیہ)
7:15 am	سٹوری ٹائم
7:45 am	پریس پوائنٹ
8:45 am	حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس حدیث
11:30 am	الترتیل
12:05 pm	حضور انور کا خطاب جلسہ سالانہ 7 جون 2015ء
1:00 pm	شام غزل
2:00 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 جون 2015ء (سواحیلی ترجمہ)
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم
5:25 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 21۔اگست 2009ء
7:05 pm	بنگلہ پروگرام
8:10 pm	دینی و فقہی مسائل
8:50 pm	کڈز ٹائم
9:25 pm	فیتھ میٹرز
10:25 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	حضور انور کا خطاب جلسہ سالانہ 7 جون 2015ء

11 جون 2015ء

12:30 am	فرنچ سروس
1:30 am	دینی و فقہی مسائل
2:05 am	کڈز ٹائم
2:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 21۔اگست 2009ء
4:00 am	انتخاب سخن
5:10 am	عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم
5:45 am	الترتیل
6:15 am	حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب
7:20 am	دینی و فقہی مسائل
8:00 am	مشاعرہ
8:50 am	فیتھ میٹرز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:05 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس ملفوظات
11:30 am	یسرنا القرآن
12:05 pm	حضور انور کا اختتامی خطاب 7 جون 2015ء
1:10 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:10 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
2:55 pm	انڈونیشین سروس
4:10 pm	جاپانی سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:20 pm	یسرنا القرآن
5:50 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 جون 2015ء (بنگلہ ترجمہ)
8:00 pm	آؤ اردو سیکھیں
8:20 pm	مسیح ہندوستان میں
9:05 pm	Persian Service
9:35 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
10:25 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب

12 جون 2015ء

5:05 am	عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	درس ملفوظات
5:50 am	یسرنا القرآن
6:25 am	حضور انور کا جلسہ سالانہ جرمنی سے اختتامی خطاب 7 جون 2015ء
7:40 am	سپینش سروس
8:20 am	پشتو مذاکرہ
9:10 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	حضور انور کا خطاب برموقع اجتماع خدام الاحمدیہ یوکے 22 جون 2014ء
1:20 pm	راہ ہدیٰ
2:55 pm	انڈونیشین سروس
3:55 pm	دینی و فقہی مسائل
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
6:40 pm	تلاوت قرآن کریم
6:55 pm	سیرت النبی ﷺ
7:30 pm	Shotter Shondhane
8:30 pm	دعائے مستجاب
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 12 جون 2015ء
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	خدام الاحمدیہ یوکے کا اجتماع

13 جون 2015ء

12:30 am	Waste Management
1:20 am	دینی و فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 12 جون 2015ء
3:20 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	یسرنا القرآن
6:00 am	خدام الاحمدیہ یوکے کا اجتماع
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 12 جون 2015ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:10 am	درس مجموعہ اشتہارات
11:35 am	الترتیل
12:00 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2015ء
12:45 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2015ء تقریب پرچم کشائی
1:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 جون 2015ء
2:00 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2015ء
7:35 pm	الترتیل
8:05 pm	کچھ یادیں کچھ باتیں
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 جون 2015ء

☆............☆............☆

ربوہ میں طلوع و غروب 8 جون

طلوع فجر	3:23
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	7:15

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

8 جون 2015ء

7:00 am	حضور انور کا اختتامی خطاب، جلسہ سالانہ جرمنی 2015ء نشر مکرر
3:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 جون 2015ء
4:15 pm	جلسہ سالانہ قادیان 2014ء
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 21۔اگست 2009ء
8:55 pm	راہ ہدیٰ

نورتن جیولرز ربوہ
فون گھر 6214214
دکان 6216216 047-6211971

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
لاہور، اسلام آباد، ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ، مکان، زرعی و کمرشل زمین خرید و فروخت کی باعتماد ایجنسی 0333-9795338
بالمقابل ریلوے اسٹیشن ربوہ فون دفتر 6212764
گھر 6211379 موبائل 0300-7715840

سپیڈ اپ کارگو سروسز
مناسب ریٹ تیز ترین سروس
Fedex اور DHL کی سہولت
پورے پاکستان سے سامان پک کرنے کی سہولت
پروپرائیٹر: چوہدری محمد اجمل شاہد 047-6214269
مسرور پلازہ اقصیٰ چوک ربوہ: 0321-9990169

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد 047-6211524 0336-7060580

FR-10

WARDA فیبرکس
تبدیلی آ نہیں رہی تبدیلی آ گئی ہے لان ہی لان
کرنکل شفون دوپٹہ 4P کلاسک لان 3P ڈیزائنر لان شرٹ پیس
400/450/550 750/- 950/-
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ 0333-6711362

کوٹھی برائے فروخت
نئی تعمیر شدہ کوٹھی برقبہ 1 کنال قطعہ نمبر 29/04 واقع دارالصدر غربی قمر ربوہ برائے فروخت ہے
رابطہ نمبر: 0345-4133814
0049-1637708900